www.KitaboSunnat.com

# امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اللہ تعالیٰ کی حفاظت و صیانت، مخلص محدثین اور ائمہ مسلمین کی ہر لمحہ کفیل رہی ہے۔ دشمنانِ اسلام کی من گھڑت اور پرفتن باتیں ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں۔ ظالموں کی تمام خرافات، لب گیری اور طعن و تشنیع ان کے دامن کو داغ دار نہیں کر سکی، بلکہ ان کی رفعتِ شان کو اور زیادہ بلندی نصیب ہوئی۔ جب ان معاندین اور ظالمین کو محدثین کرام نے عاق کر دیا، تو یہ ان کی عزت کے درپے ہو گئے۔ وہ ہمہ وقت ان نفوسِ قدسیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔

ائمہ اسلام میں سے ایک مشہور و معروف نام ابو جعفر محمد بن جریر طبری ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت 224ھ کو طبرستان میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ جلیل القدر، رفیع الشان، سنی امام، حافظ، ثقہ اور متقن ہیں۔ دنیا آپ کو امام المفسرین کے معزز لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ محدث، فقیہ، مفسر، مؤرخ، لغوی اور مجتہد مطلق کی بلند شان رکھتے ہیں۔ آپ صاحب تصانیف ہیں اور آپ کا شمار کبار ائمہ اسلام میں ہوتا ہے۔ تفسیر قرآن کریم میں آپ کا منفرد مقام ہے۔

## تعریف و توثیق:

کئی اہل علم نے آپ رحمہ اللہ کی تعریف و توثیق کی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com



اِسْتَوْطَنَ الطَّبْرِيُّ بَغْدَادَ، وَأَقَامَ بِهَا إِلٰى حِيْنَ وَفَاتِهٖ، وَكَانَ أَحَدُ أَئِمَّةِ الْعُلَمَاءِ يُحْكَمُ بِقَوْلِهٖ، وَيُرْجَعُ إِلٰى رَأْيِهٖ لِمَعْرِفَتِهٖ وَفَضْلِهٖ، وَكَانَ قَدْ جَمَعَ مِنَ الْعُلُوْمِ مَا لَمْ يُشَارِكْهُ فِيْهِ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ عَصْرِهٖ، وَكَانَ حَافِظًا لِّكِتَابِ اللّٰهِ، عَارِفًا بِالْقِرَاءَ اتِ، بَصِيْرًا بِالْمَعَانِي، فَقِيْهًا فِي أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، عَالِمًا بِالسُّنَنِ وَطُرِقِهَا صَحِيْحِهَا وَسَقِيْمِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا، عَارِفًا بِأَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَمَنْ بَّعْدَهُمْ مِّنَ الْخَالِفِيْنَ فِي الْأَحْكَامِ، وَمَسَائِلِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، عَارِفاً بِأَيَّامِ النَّاسِ وَأَخْبَارِهِمْ، وَلَهُ الْكِتَابُ الْمَشْهُوْرُ فِي تَارِيْخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوْكِ، وَكِتَابٌ فِي التَّفْسِيْرِ لَمْ يُصَنِّفْ أَحَدٌ مِّثْلَهٗ، وَكِتَابٌ سَمَّاهُ «تَهْذِيْبَ الْآثَارِ» لَمْ أَرَ سِوَاهُ فِي مَعْنَاهُ، إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يُتِمَّهٗ، وَلَهٗ فِي أُصُوْلِ الْفِقْهِ وَفُرُوْعِهٖ كُتُبٌ كَثِيْرَةٌ، وَاخْتِيَارٌ مِّنْ أَقَاوِيْلِ الْفُقَهَاءِ، وَتَفَرَّدَ بِمَسَائِلَ حُفِظَتْ عَنْهُ.

’’امام طبری رحمہ اللہ نے بغداد میں سکونت اختیار کی، پھر وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ آپ رحمہ اللہ ان ائمہ علما میں سے تھے، جن کی رائے کے مطابق فیصلہ دیا جاتا ہے اور لوگ معرفتِ علمی کی بنا پر ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ بیک وقت کئی علوم کے حامل تھے، جس میں آپ کا کوئی ہم عصر اور شریک و سہیم نہیں تھا۔ آپ کتاب اللہ کے حافظ، قراءات کے عالم، قرآن کے معانی پر بصیرت رکھنے والے، احکام القرآن میں فقیہ، حدیث کے صحیح وضعیف اور ناسخ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



ومنسوخ ہونے کے عالم، احکام اور حلال وحرام کے مسائل میں صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد والوں کے اقوال کی معرفت رکھنے والے اور تاریخ دان ہیں۔ آپ کی امم وملوک کی تاریخ پر مشہور کتاب ہے اور تفسیر قرآن پر ان کی کتاب جیسی کتاب کسی نے نہیں لکھی۔ آپ کی ایک اور کتاب کا نام تہذیب الآثار ہے، اس مضمون کی کوئی کتاب نہیں دیکھی گئی، لیکن آپ اسے مکمل نہیں کر پائے۔ آپ کی فقہ کے اصول وفروعات پر بے شمار کتابیں ہیں۔ آپ نے (اسلاف) فقہا کے اقوال کو اختیار کیا، نیز بہت سے منفرد مسائل بھی آپ سے محفوظ کیے گئے ہیں۔''

(تاریخ بغداد : 163/2)

❀ امام حسین بن علی بن محمد تمیمی، ابن منینہ رحمہ اللہ (۳۷۵ھ) فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَا سَأَلَنِي أَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ لِي : كَتَبْتَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيِّ ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : لِمَ ؟ قُلْتُ : لِأَنَّهٗ كَانَ لَا يَظْهَرُ، وَكَانَتِ الْحَنَابِلَةُ تَمْنَعُ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ، فَقَالَ بِئْسَ مَا فَعَلْتَ، لَيْتَكَ لَمْ تَكْتُبْ عَنْ كُلِّ مَنْ كَتَبْتَ عَنْهُمْ وَسَمِعْتَ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ .

''امام محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے مجھ سے سب سے پہلا سوال یہ کیا: کیا آپ نے امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے کچھ لکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: کیوں؟ میں نے کہا: کیونکہ وہ باہر نہیں نکلتے تھے اور حنابلہ ان کے پاس جانے سے روکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا: آپ نے بہت برا کیا، کاش! جن سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



آپ نے لکھا ہے، ان میں سے کسی سے نہ لکھتے اور صرف امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے سماعت کا شرف حاصل کر لیتے۔“

(تاريخ ابن عساكر : 195/52، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ ایک روایت میں امام حسین بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمَّا رَجَعْتُ مِنْ بَغْدَادَ إِلٰى نِيْسَابُوْرَ؛ سَأَلَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقِ ابْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ لِيْ : مِمَّنْ سَمِعْتَ بِبَغْدَادَ ؟ فَذَكَرْتُ لَهٗ جَمَاعَةً مِّمَّنْ سَمِعْتُ مِنْهُمْ، فَقَالَ : هَلْ سَمِعْتَ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ شَيْئًا ؟ فَقُلْتُ لَهٗ : لَا، إِنَّهٗ بِبَغْدَادَ لَا يُدْخَلُ عَلَيْهِ لِأَجْلِ الْحَنَابِلَةِ، وَكَانَتْ تَمْنَعُ مِنْهُ، فَقَالَ : لَوْ سَمِعْتَ مِنْهُ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ سَمِعْتَ مِنْهُ سِوَاهُ .

”جب میں بغداد سے نیسا پور واپس آیا، تو امام محمد بن اسحاق خزیمہ رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: آپ نے بغداد میں کس کس سے سنا ہے؟ میں نے ایک جماعت کا تذکرہ کیا، جن سے میں نے سنا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ نے امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، کیونکہ بغداد میں حنابلہ کی وجہ سے ان کے پاس کوئی نہیں جا سکتا، وہ ان کے پاس جانے سے روکتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اگر آپ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے سماعت کا شرف حاصل کر لیتے، تو ان سب کے مقابلہ میں آپ کے لیے بہتر ہوتا، جن سے آپ نے سنا ہے۔“

(تاريخ بغداد للخطيب : 164/2، تاريخ ابن عَساكر : 195/52، وسندهٗ صحيحٌ)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com


❁ محمد بن علی، ابن الامام رحمہ اللہ (۳۵۷ھ) نے آپ رحمہ اللہ کو ”فقیہ“ کہا ہے۔

(تاریخ ابن عَساکر : 200/52، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ قاضی ابوالعباس ابن سریج بغدادی رحمہ اللہ (۳۰۶ھ) فرماتے ہیں:

أَبُوْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الطَّبْرِيُّ، فَقِيْهُ الْعِلْمِ.

”ابوجعفر محمد بن جریر طبری، شرعی علوم میں فقیہ تھے۔“

(تاریخ ابن عساکر : 202/52، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام ابوسعید بن یونس رحمہ اللہ (۳۴۷ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ فِقِيْهًا، قَدِمَ إِلٰى مِصْرَ قَدِيْمًا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ، وَكَتَبَ بِهَا، وَرَجَعَ إِلٰى بَغْدَادَ، وَصَنَّفَ تَصَانِيْفَ حَسَنَةً، تَدُلُّ عَلٰى سِعَةِ عِلْمِهٖ.

”آپ رحمہ اللہ فقیہ تھے، شروع میں 263ھ کو مصر تشریف لائے، وہاں کتابیں لکھیں، پھر بغداد چلے آئے۔ آپ رحمہ اللہ نے بہت اچھی کتب لکھیں، جو آپ کی وسعت علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔“

(تاریخ ابن یونس : 2/195-196، تاریخ ابن عساکر : 191/2)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ كَثِيْرٍ الطَّبَرِيُّ الْإِمَامُ، الْعَلَمُ، الْمُجْتَهِدُ، عَالِمُ الْعَصْرِ، أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ، صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْبَدِيْعَةِ، مِنْ أَهْلِ آمُلَ طَبَرِسْتَانَ، مَوْلِدُهٗ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَتَيْنِ، وَطَلَبَ الْعِلْمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ، وَأَكْثَرَ التَّرْحَالَ، وَلَقِيَ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



نُبَلَاءَ الرِّجَالِ، وَكَانَ مِنْ أَفْرَادِ الدَّهْرِ عِلْمًا، وَذَكَاءً، وَكَثْرَةَ تَصَانِيْفَ، قَلَّ أَنْ تَرَى الْعُيُوْنُ مِثْلَهُ.

"امام محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طبری، امام، علامہ، مجتہد، عالم دوراں، ابو جعفر طبری رحمہ اللہ۔ آپ شاہکار کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کا تعلق طبرستان کے مشہور شہر "آمل" سے تھا۔ آپ 224ھ کو پیدا ہوئے اور 240ھ کے بعد تحصیل علم کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے طویل سفر کیے اور بڑے بڑے یکتائے زمانہ علما سے ملاقاتیں کیں۔ آپ رحمہ اللہ خود بھی علم وذہانت میں نابغۂ روزگار اور مصنف کتب کثیرہ تھے۔ ان جیسی ہستیاں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔"

(سِیَر أعلام النُّبلاء: 267/14)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ ثِقَةً، صَادِقًا، حَافِظًا، رَأْسًا فِي التَّفْسِيْرِ، إِمَامًا فِي الْفِقْهِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْاِخْتِلَافِ، عَلَّامَةٌ فِي التَّارِيْخِ وَأَيَّامِ النَّاسِ، عَارِفًا بِالْقِرَاءَاتِ وَبِاللُّغَةِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

"آپ رحمہ اللہ ثقہ، صادق، حافظ، علم تفسیر کے سرخیل، فقہ، اجماع اور اختلافی مسائل میں امام، تاریخ میں علامہ، سیرت نگار، قراءات اور لغت وغیرہ پر علمی دسترس رکھنے والے تھے۔"

(سِیَر أعلام النُّبلاء: 270/14)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ فِي الْفِقْهِ، وَالتَّفْسِيْرِ، وَالْحَدِيْثِ، وَالتَّارِيْخِ، وَاللُّغَةِ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



وَالنَّحْوِ، وَالْقُرْآنِ .

”آپ رحمہ اللہ فقہ،تفسیر،حدیث،تاریخ،لغت،نحواورقرآنی علوم میں امام ہیں۔“

(اجتماع الجُيوش الإسلامية : 94/2)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ الْإِمَامُ الْبَارِعُ فِي أَنْوَاعِ الْعُلُومِ .

”آپ رحمہ اللہ علوم کی بہت سی انواع میں ماہر امام تھے۔“

(تهذيب الأسماء واللُّغات : 78/1)

## کیا امام طبری رحمہ اللہ شیعہ تھے؟

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ باتفاق علمائے اسلام سنی مفسر اور امام ہیں۔آپ کی تفسیر اہل اسلام میں اس قدر مقبول ہے کہ ہر دور کے مسلمان قرآن فہمی کے لیے اس پر اعتماد کرتے رہے ہیں، بعد میں آنے والے مفسرین اپنی اپنی تفاسیر میں اسے بنیادی اور اساسی مصدر اور ماخذ کے طور پر استعمال کرتے آئے ہیں۔حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ”تفسیر القرآن العظیم“ میں اس کا خلاصہ پیش کیا ہے۔تفسیر ابن کثیر، ابن جریر طبری رحمہ اللہ کے ذکرِ خیر سے لبریز ہے۔

❁ حافظ ابن بالویہ، محمد بن احمد، جلاب رحمہ اللہ (٣٤٠ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ لِي أَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، يَعْنِي ابْنَ خُزَيْمَةَ، بَلَغَنِي أَنَّكَ كَتَبْتَ التَّفْسِيْرَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ، قُلْتُ : بَلٰى، كَتَبْتُ التَّفْسِيْرَ عَنْهُ إِمْلَاءً، قَالَ : كُلَّهٗ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : فِي أَيِّ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سَنَةٍ؟ قُلْتُ : مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَّثَمَانِيْنَ إِلٰى سَنَةِ تِسْعِيْنَ، قَالَ : فَاسْتَعَارَهٗ مِنِّي أَبُوْ بَكْرٍ فَرَدَّهٗ بَعْدَ سِنِيْنَ، ثُمَّ قَالَ : قَدْ نَظَرْتُ فِيْهِ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ، وَمَا أَعْلَمُ عَلٰى أَدِيْمِ الْأَرْضِ أَعْلَمَ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَرِيْرٍ، وَلَقَدْ ظَلَمَتْهُ الْحَنَابِلَةُ .

’’مجھ سے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے محمد بن جریر رحمہ اللہ سے کچھ تفسیر لکھی ہے؟ میں نے کہا: جی بالکل! میں نے ان سے تفسیر لکھی ہے۔انہوں نے دریافت کیا: مکمل؟ میں نے کہا: جی ہاں! پوچھا: کس سن میں؟ میں نے کہا: 283ھ سے لے کر 290ھ تک۔ انہوں نے مجھ سے وہ نسخہ ادھار لیا اور کئی سال بعد واپس کیا۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے شروع سے آخر تک پوری کتاب پڑھی ہے اور میرے علم کے مطابق روئے زمین پر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ یقیناً حنابلہ نے ان پر ظلم ڈھایا ہے۔‘‘

(تاریخ بغداد للخطیب : 163/2، وسندہٗ صحیحٌ)

تفسیر طبری کو منکرین حدیث اور ملحدین و زنادقہ اپنے گلے کا کانٹا سمجھتے ہیں۔ اہل باطل قرآن کریم کی من پسند تفسیر کرنا چاہتے ہیں اور قرآنِ مجید کو اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں، لیکن تفسیر طبری کے ہوتے ہوئے وہ اپنے ناکام اور مذموم مشن میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان کا بُنا ہوا جال تار تار ہو جاتا ہے اور ان کی بنائی ہوئی خستہ عمارت دھڑام سے منہدم ہو جاتی ہے۔ تب منکرین حدیث اوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آتے ہیں اور بلا دلیل و ثبوت اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔

مشہور منکرِ حدیث تمنا عمادی نے ایک مضمون لکھا، جس میں یہ باور کرانے کی ناکام

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com



کوشش کی ہے کہ امام ابن جریر رحمہ اللہ شیعہ تھے، تاکہ اہل اسلام کے دلوں میں امام ابن جریر رحمہ اللہ کی تفسیر بے نظیر کی حیثیت محو ہو جائے۔ غلام احمد پرویز کو یہ بات اچھی لگی، تو اس پر یوں تبصرہ کر ڈالا:

''علامہ تمنا نے اپنے اس مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابن جریر طبری در حقیقت شیعہ تھے۔ اگر یہ شیعہ تھے، تو آپ خود سمجھ لیجیے کہ اہل سنت والجماعت جس تفسیر اور جس تاریخ کو اتنا معتبر سمجھتے ہیں، اس کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے اور اس بنیاد پر اٹھی ہوئی عمارتیں کس درجہ قابل اعتماد ہو سکتی ہیں۔''

(طلوعِ اسلام، ص 7، 11 مئی 1955ء)

منکرین حدیث کی انتہائی کوشش ہے کہ اہل اسلام کا اس تفسیر سے اعتماد اٹھ جائے۔ یاد رہے یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا، ان شاء اللہ!

جب بھی قرآن مجید کی تفسیر کی بات آتی ہے، تو مسلمانوں کی پہلی نظر تفسیر ابن جریر پر جا پڑتی ہے۔ یہ اہل اسلام اور اہل سنت والجماعت کے پاس معتبر، مسند و مستند، بنیادی اور اساسی تفسیری اثاثہ ہے، جسے اہل اسلام نے ہمیشہ اپنے ماتھے کا جھومر بنایا ہے۔ اہل سنت والجماعت ہر دور میں اس پر نازاں رہے ہیں۔ یہ عظیم القدر اور رفیع الشان تفسیر، اہل زیغ کے ردّ میں سیف مسلول ہے۔

## ایک مغالطہ اور اس کی حقیقت:

دراصل سنی امام محمد بن جریر بن یزید طبری رحمہ اللہ کے دور میں ان کا ایک ہم نام شخص تھا، جس کا نام بھی محمد بن جریر تھا، البتہ اس کے دادا کا نام رستم تھا۔ وہ بھی بغداد میں رہتا تھا۔ اتفاق سے اس کا سن وفات بھی وہی ہے، جو سنی امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا ہے۔ دونوں کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

کنیت بھی ایک ہے، جس کی بنیاد پر ظالموں نے اشتباہ واقع کر دیا۔ محمد بن جریر بن رستم طبری نامی شخص کی صفات سنی امام محمد بن جریر بن یزید طبری رحمہ اللہ پر تھوپ دیں اور اس بنا پر واویلا شروع کر دیا کہ ابن جریر طبری ابوجعفر رحمہ اللہ شیعہ ہیں، حالانکہ محمد بن جریر بن رستم طبری ابوجعفر نامی شخص خبیث رافضی ہے۔ شیعہ کی معتبر کتابوں میں اس کا ذکر موجود ہے۔ روافض بھی یہ فرق کرتے ہیں کہ محمد بن جریر بن یزید طبری سنی امام اور محمد بن جریر بن رستم طبری دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ امام محمد بن جریر بن یزید طبری رحمہ اللہ کو کسی نے شیعہ نہیں کہا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَرَجَّمَهُ أَئِمَّةُ النَّقْلِ فِي عَصْرِهٖ وَبَعْدِهٖ، فَلَمْ يَصِفُوْهُ بِذٰلِكَ، وَإِنَّمَا ضَرَّهُ الْاِشْتِرَاكُ فِي اِسْمِهٖ وَاِسْمُ أَبِيْهِ وَنَسَبِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَمُعَاصِرَتِهٖ وَكَثْرَةِ تَصَانِيْفِهٖ .

”امام طبری رحمہ اللہ کے ہم عصر اور ان کے بعد والے علما نے ان کے حالات زندگی قلم بند کیے ہیں، مگر کسی نے آپ رحمہ اللہ کو شیعہ قرار نہیں دیا۔ یہ اشتباہ ان (محمد بن جریر بن یزید طبری سنی اور محمد بن جریر بن رستم طبری رافضی) کے نام، باپ کے نام، نسبت، کنیت، ایک زمانے اور کثرتِ تصانیف مشترک ہونے سے واقع ہوا۔“

(لِسان المیزان: 5/100-101)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَّزْعُمُ أَنَّ ابْنَ جَرِيرٍ اثْنَانِ؛ أَحَدُهُمَا شِيْعِيٌّ، وَإِلَيْهِ يُنْسَبُ ذٰلِكَ، وَيُنَزِّهُونَ أَبَا جَعْفَرٍ مِّنْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ،

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



وَالَّذِي عُوِّلَ عَلَيْهِ كَلَامُهُ فِي التَّفْسِيرِ أَنَّهُ يُوجِبُ غَسْلَ الْقَدَمَيْنِ، وَيُوجِبُ مَعَ الْغَسْلِ دَلْكَهُمَا، وَلٰكِنَّهُ عَبَّرَ عَنِ الدَّلْكِ بِالْمَسْحِ، فَلَمْ يَفْهَمْ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ مُرَادَهُ جَيِّدًا، فَنَقَلُوا عَنْهُ أَنَّهُ يُوجِبُ الْجَمْعَ بَيْنَ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ.

''بعض علمائے کرام کا کہنا ہے کہ ابن جریر نام کے دو شخص ہیں؛ ان میں ایک شیعہ ہے، جس کی طرف یہ (وضو میں پاؤں پر مسح کرنا) منسوب ہے۔ اہل علم امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ کو ان صفات سے پاک قرار دیتے ہیں۔ (شیعہ قرار دینے والوں کی طرف سے) امام صاحب کے جس کلام کو دلیل بنایا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں پاؤں دھونے کو واجب قرار دیا ہے، لیکن ساتھ میں وہ پاؤں کے ملنے کو بھی واجب قرار دیتے ہیں۔ البتہ ملنے کو انہوں نے ''مسح'' کے لفظ سے بیان کیا ہے اور اکثر لوگ ان کی مراد کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے۔ انہوں نے یہ نقل کر دیا کہ امام صاحب دھونے کے ساتھ پاؤں کا مسح کرنا بھی واجب سمجھتے ہیں (حالانکہ 'مسح' کا لفظ رگڑنے اور ملنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور امام صاحب کی یہی مراد تھی)۔''

(البِداية والنّهاية : 849/14)

معلوم ہوا کہ امام طبری رحمہ اللہ کو شیعہ قرار دینا واضح خطا یا غلط بیانی ہے۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طبری رحمہ اللہ کو اہل علم جانتے ہیں۔ آپ کی تفسیر ہر دور میں متداول رہی ہے۔ ہر زمانے کے علما اس سے استفادہ کرتے رہے ہیں، لیکن کسی نے آپ کو شیعہ نہیں کہا۔ معلوم نہیں کہ منکرین حدیث آپ رحمہ اللہ کو کس بنیاد پر شیعہ قرار دیتے ہیں؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



❁ محمد بن علی، ابن الامام رحمہ اللہ (۳۵۷ھ) فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيْرٍ الطَّبْرِيَّ الْفَقِيْهَ، وَهُوَ يُكَلِّمُ الْمَعْرُوْفَ بِابْنِ صَالِحِ الْأَعْلَمِ، وَجَرٰى ذِكْرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَجَرٰى خِطَابٌ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ : مَنْ قَالَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَيْسَا بِإِمَامَيْ هُدًى، أَيْشِ هُوَ ؟ قَالَ : مُبْتَدِعٌ، فَقَالَ لَهُ الطَّبْرِيُّ إِنْكَارًا عَلَيْهِ : مُبْتَدِعٌ، مُبْتَدِعٌ، هٰذَا يُقْتَلُ، مَنْ قَالَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَيْسَا إِمَامَيْ هُدًى يُّقْتَلُ، يُقْتَلُ .

''میں نے امام ابوجعفر، محمد بن جریر، طبری، فقیہ رحمہ اللہ کو امام ابن صالح اعلم سے سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ بات جاری رہی، امام محمد بن جریر رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: جو شخص کہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ائمہ ہدیٰ نہیں ہیں، تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ بدعتی ہے۔ اس پر امام طبری رحمہ اللہ نے ان کی بات کا انکار کرتے ہوئے فرمایا: وہ بدعتی تو ہے ہی، واجب القتل بھی ہے۔ پھر فرمایا: جو کہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ائمہ ہدیٰ نہیں، اسے قتل کر دیا جائے، اسے قتل کر دیا جائے۔''

(تاریخ ابن عَساکر : 52/200-201، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ أَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّدِّيقُ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ الْفَارُوقُ بَعْدَهٗ عُمَرُ، ثُمَّ ذُو النُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ ابْنُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



عَفَّانَ، ثُمَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

''نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور پھر امیر المومنین اور امام المتقین سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔''

(صَرِيح السُّنة، ص 23)

محمد بن جریر بن رستم طبری آملی امام طبری کا معاصر ایک رافضی مصنف ہے، اس کا تذکرہ اہل سنت اور شیعہ ہر دو مذہب کے علما نے کیا ہے۔ شیعہ مذہب پر اس کی کتابیں موجود ہیں، مثلاً «اَلرُّوَاةُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ» اور «اَلْمُسْتَرْشِدُ فِي الْإِمَامَةِ» وغیرہما۔

❁ علامہ عبدالعزیز کتانی رحمہ اللہ (۴۶۶ھ) نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

هُوَ مِنَ الرَّوَافِضِ، صَنَّفَ كُتُبًا كَثِيْرَةً فِي ضَلَالَتِهِمْ.

''یہ رافضی تھا، اس نے روافض کے گمراہ کن عقائد ونظریات پر کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔''

(سِيَرُ أعلام النُّبلاء للذّهبي : 282/14)

❁ شیعہ مصنف نجاشی (۴۵۰ھ) ''الفہرست فی الرجال:۲/ ۲۸۹'' اور شیعہ مصنف ابوجعفر طوسی (۴۶۰ھ) ''الفہرست، ص ۱۷۸'' نے اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے:

''یہ صاحب تاریخ ابن جریر طبری نہیں۔''

شیعہ کتب میں اس کا ذکر اور اس کی روایات بہت زیادہ ہیں، اہل سنت علما میں سے علامہ عبدالعزیز کتانی رحمہ اللہ (۴۶۶ھ) کے بعد حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ)، حافظ ابن

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اور علامہ قاسم بن قطلو بغا حنفی رحمہ اللہ (۸۷۹ھ) وغیرہم نے اسے رافضی قرار دیا ہے۔

❀ مشہور شیعہ عالم، محمد باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ) نے محمد بن جریر بن رستم طبری کے بارے میں لکھا ہے:

لَيْسَ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ التَّارِيخِيُّ الْمُخَالِفُ.

''یہ ابن جریر وہ نہیں، جو مؤرّخ اور شیعہ کے مخالف ہیں۔''

(بحار الأنوار: 40/1)

## تنبیہ نمبر ①:

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ يَزِيْدَ الطَّبْرِيُّ، الْإِمَامُ الْجَلِيْلُ، الْمُفَسِّرُ، أَبُوْ جَعْفَرٍ، صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْبَاهِرَةِ، مَاتَ سَنَةَ عَشَرَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، ثِقَةٌ صَادِقٌ، فِيْهِ تَشَيُّعٌ يَّسِيْرٌ، وَمُوَالَاةٌ لَّا تَضُرُّ.

''محمد بن جریر بن یزید طبری، امامِ جلیل القدر، مفسر، ابوجعفر، شاندار کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۳۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ ثقہ اور صادق تھے، البتہ آپ میں تھوڑا سا غیر مضر تشیع پایا جاتا تھا۔''

(میزان الاعتدال: 3/498-499)

❀ اس کے جواب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّمَا نُبِزَ بِالتَّشَيُّعِ، لِأَنَّهُ صَحَّحَ حَدِيْثَ غَدِيْرِ خُمٍّ.

''آپ رحمہ اللہ پر تشیع کا الزام صرف اس بنا پر ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے غدیر خم والی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔''

(لِسان المیزان : 100/5)

دوسری بات یہ ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں یہ الفاظ نہیں دہرائے، جو کہ آپ کی آخری تصانیف میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس بات سے رجوع کر لیا تھا۔ علاوہ ازیں حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے ان الفاظ کو کسی اہل علم نے صحیح یا درست بھی نہیں قرار دیا، کیونکہ اس کی کوئی بنیاد نہیں۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ «فِيْهِ تَشَيُّعٌ يَسِيْرٌ» اور متاخر اصطلاحِ شیعہ کے درمیان بہت فرق ہے۔ اس سے مراد رافضی اور ہمارے دور کے شیعہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ''تشیع'' کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے غیر مضر قرار دیا اور اسی لیے حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام ابو جعفر ابن جریر طبری کو ثقہ، صادق، امام جلیل کہا ہے۔

## تنبیہ نمبر ②:

درحقیقت جب حافظ احمد بن علی سلیمانی رحمہ اللہ نے محمد بن جریر بن رستم ابو جعفر طبری رافضی پر جرح کی، تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ سمجھ بیٹھے کہ شاید یہ جرح انہوں نے سنی امام محمد بن جریر بن یزید ابو جعفر طبری رحمہ اللہ پر کی ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے یہ لکھا:

أَقْذَعَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ السُّلَيْمَانِيِّ الْحَافِظُ، فَقَالَ: كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ، كَذَا قَالَ السُّلَيْمَانِيُّ، وَهٰذَا رَجْمٌ بِالظَّنِّ الْكَاذِبِ، بَلِ ابْنُ جَرِيْرٍ مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ الْمُعْتَمِدِيْنَ، وَمَا نَدَّعِي عِصْمَتَهٗ مِنَ الْخَطَإِ، وَلَا يَحِلُّ لَنَا أَنْ نُّؤْذِيَهٗ بِالْبَاطِلِ وَالْهَوٰى،

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



فَإِنَّ كَلَامَ الْعُلَمَاءِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ يَنْبَغِي أَنْ يُتَأَنّٰى فِيهِ، وَلَا سِيَمَا فِي مِثْلِ إِمَامٍ كَبِيرٍ .

”حافظ احمد بن علی سلیمانی رحمہ اللہ نے بے جا سختی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن جریر روافض کے لیے احادیث گھڑتے تھے۔ یہ ان کا جھوٹا گمان ہے، بلکہ ابن جریر تو قابل اعتماد کبار ائمہ اسلام میں سے ہیں۔ ہم ان کے معصوم ہونے کے دعوے دار تو نہیں ہیں، لیکن ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم بے بنیاد باتوں اور ذاتی خواہشات کی بنا پر انہیں اذیت دیں۔ علمائے کرام کی ایک دوسرے کے متعلق جروح میں غور وفکر سے کام لینا ضروری ہے، خصوصاً جب ان جیسے بڑے امام کے متعلق بات ہو۔“

(میزان الاعتدال : 499/3)

دراصل حافظ سلیمانی کی یہ جرح ابن جریر بن رستم رافضی کے بارے میں تھی، حافظ ذہبی رحمہ اللہ کو بھی اس سلسلہ میں کچھ شبہ ہو گیا تھا۔ اسی تذبذب کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے:

لَعَلَّ السُّلَيْمَانِيَّ أَرَادَ الْآتِي .

”شاید سلیمانی رحمہ اللہ کی مراد وہ (ابن جریر رافضی) تھا، جس کا ابھی آ رہا ہے۔“

(میزان الاعتدال : 499/3)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ حَلَفْتُ أَنَّ السُّلَيْمَانِيَّ مَا أَرَادَ إِلَّا الْآتِي؛ لَبَرِرْتُ، وَالسُّلَيْمَانِيُّ حَافِظٌ مُّتْقِنٌ، كَانَ يَدْرِي مَا يَخْرُجُ مِنْ رَّأْسِهِ، فَلَا أَعْتَقِدُ أَنَّهُ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com


يَطْعَنُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْإِمَامِ بِهٰذَا الْبَاطِلِ .

’’اگر میں قسم بھی اُٹھالوں کہ حافظ سلیمانی رحمہ اللہ نے بعد میں مذکور (ابن جریر بن رستم طبری رافضی) ہی کو مراد لیا تھا، تو میری قسم پوری ہو گی۔ سلیمانی پختہ حافظ ہیں۔ وہ اپنے منہ سے نکلنے والی بات کو جانتے تھے۔ میں یہ خیال نہیں کرسکتا کہ وہ ابن جریر جیسے امام کے بارے میں جھوٹی تنقید کریں۔‘‘

(لِسان المیزان : 100/5)

## تنبیہ نمبر ③ :

حافظ ابوالفضل عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ رُسْتُمَ أَبُو جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ،رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ، ذَكَرَهُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْكَتَّانِيُّ، وَقَالَ : إِنَّهُ رَافِضِيٌّ، وَلَهُ مُؤَلَّفَاتٌ مِّنْهَا كِتَابُ الرُّوَاةِ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَلَعَلَّ السُّلَيْمَانِيُّ إِنَّمَا أَرَادَ بِالتَّضْعِيفِ هٰذَا، فَإِنَّهُ قَالَ فِيهِ : إِنَّهُ كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ، فَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيرٍ الطَّبَرِيَّ الْإِمَامَ الْمَشْهُورَ، وَذَكَرَ قَوْلَ السُّلَيْمَانِيِّ وَرَدَّهُ، وَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ فِي الرَّافِضَةِ مَنْ شَارَكَهُ فِي الْاِسْمِ وَاسْمِ الْأَبِ وَالْكُنْيَةِ وَالنِّسْبَةِ، وَإِنَّمَا يَفْتَرِقَانِ فِي اسْمِ الْجَدِّ فَقَطْ، فَالرَّافِضِيُّ اسْمُ جَدِّهٖ رُسْتُمُ، وَالْإِمَامُ الْمَشْهُورُ اسْمُ جَدِّهٖ يَزِيدُ، وَلَعَلَّ مَا حُكِيَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنَ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ مِنَ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْوُضُوءِ بِمَسْحِ الرِّجْلَيْنِ؛

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



إِنَّمَا هُوَ عَنْ هٰذَا الرَّافِضِيِّ، فَإِنَّهٗ مَذْهَبُ الشِّيْعَةِ .

’’محمد بن جریر بن رستم، ابوجعفر طبری خبیث رافضی ہے۔حافظ عبدالعزیز کتانی نے اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ رافضی ہے اور اس کی کچھ کتابیں بھی ہیں، جن میں ایک کتاب اہل بیت کے راویوں سے متعلق ہے۔شاید حافظ سلیمانی رحمہ اللہ نے اس کی تضعیف کا ارادہ کیا تھا اور اسی کے بارے میں کہا تھا کہ یہ روافض کے لیے احادیث گھڑتا ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے میزان الاعتدال میں محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا جو کہ مشہور امام ہیں اور حافظ سلیمانی رحمہ اللہ کا قول ذکر کر کے اس کا رد کر دیا۔گویا انہیں علم نہیں تھا کہ ایک رافضی بھی امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ کا ہم نام ہے اور اس کے باپ کے نام، کنیت اور نسب میں بھی اشتراک ہے۔ان دونوں کا فرق صرف دادا کے نام پر جا کر ہوتا ہے۔رافضی کے دادا کا نام رستم اور مشہور امام کے دادا کا نام یزید ہے۔یوں لگتا ہے کہ محمد بن جریر طبری کے بارے میں جو حکایت نقل کی جاتی ہے کہ وہ وضو میں پاؤں کے مسح کو کافی سمجھتے تھے، وہ بھی دراصل اسی رافضی سے منقول ہے، کیونکہ یہ شیعہ ہی کا مذہب ہے۔‘‘(ذَیل میزان الاعتدال، ص 178-179)

حافظ عراقی کو یہ بات لکھنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ شاید ان کے پاس جو میزان الاعتدال کا نسخہ تھا، اس میں حافظ ذہبی کی عبارت لَعَلَّ السُّلَيْمَانِيُّ أَرَادَ الْآتِيَ گر گئی ہو، ورنہ حافظ ذہبی نے تو امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید طبری سنی اور ابوجعفر محمد بن جریر بن رستم طبری رافضی میں خوب فرق کیا ہے۔نیز دونوں کو الگ الگ ذکر کر کے سنی امام طبری کو امام جلیل اور ثقہ صادق کہا ہے، جبکہ محمد بن جریر بن رستم کو رافضی لکھا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## تنبیہ نمبر ④:

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اغْتَرَّ شَيْخُ شُيُوْخِنَا أَبُوْ حَيَّانَ بِكَلَامِ السُّلَيْمَانِيِّ، فَقَالَ فِي الْكَلَامِ عَلَى الصِّرَاطِ فِي أَوَائِلِ تَفْسِيْرِهِ: وَقَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّبْرِيُّ، وَهُوَ إِمَامٌ مِّنْ أَئِمَّةِ الْإِمَامِيَّةِ: الصِّرَاطُ بِالصَّادِ لُغَةُ قُرَيْشٍ ...... وَنَبَّهْتُ عَلَيْهِ لِئَلَّا يُغْتَرَّ بِهِ.

”ہمارے اساتذہ کے استاذ ابوحیان کو حافظ سلیمانی رحمہ اللہ کی بات سے مغالطہ ہو گیا اور انہوں نے اپنی تفسیر کے شروع میں لفظ صراط کی تفسیر میں کہہ دیا ہے: ابوجعفر طبری، جو کہ امامی شیعہ کے ایک امام ہیں، کا کہنا ہے کہ لفظِ 'صراط' صاد کے ساتھ لغتِ قریش ہے۔۔۔ میں نے بطور تنبیہ یہ بات کر دی ہے تا کہ کسی کو اس سے مغالطہ نہ ہو جائے۔“ (لسان المیزان: 100/5)

ہم کہتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ تفسیر ابوحیان میں ابوجعفر طوسی کے بارے میں یہ لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تفسیر ابی حیان کا جو نسخہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے پاس تھا، اس میں یہ غلطی ہو، یا خود حافظ رحمہ اللہ سے صرفِ نظر ہو گیا ہو، واللہ اعلم۔ کیونکہ تفسیر ابن جریر طبری میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

## تنبیہ نمبر ⑤:

شاعر ابوبکر محمد بن عباس خوارزمی، جسے امام طبری رحمہ اللہ کا بھانجا خیال کیا گیا ہے، اس کی توثیق ثابت نہیں، اس کی طرف منسوب دیوان میں اشعار کے حوالہ سے علامہ حموی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



(٦٢٦ھ) لکھتے ہیں:

كَذَبَ، لَمْ يَكُنْ أَبُو جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَافِضِيًّا .

''اس نے جھوٹ بولا، ابوجعفر رحمہ اللہ رافضی نہیں تھے۔''

(مُعجم البلدان: 57/1)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں معتبر اور ثقہ لوگوں کی باتوں کا مکلّف ٹھہرایا ہے، جس کے اپنے دین کا کوئی پتہ نہ ہو، اس کی طرف منسوب باتوں کا بھلا کیوں کر اعتبار ہوسکتا ہے؟

## تنبیہ نمبر ⑥:

یہاں ایک بات خصوصیت سے ذکر کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ تاریخ طبری تو امام طبری رحمہ اللہ کی کتاب ہے، لیکن اس کا ضمیمہ «صِلَةُ تَارِيخِ الطَّبَرِيِّ» کے نام سے عریب بن سعد قرطبی (٣٦٩ھ) نے لکھا ہے، اس کی توثیق ثابت نہیں۔ لگتا ہے کہ یہ رافضی تھا، جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے۔ بعض احباب تاریخ طبری اور ضمیمہ میں فرق نہیں کر سکے، ایک غیر معتبر آدمی کی عبارات کو امام طبری رحمہ اللہ کی عبارات سمجھ بیٹھے اور آپ رحمہ اللہ پر توہین صحابہ کا الزام رکھ دیا، جبکہ آپ رحمہ اللہ اس الزام سے بری ہیں۔

امام طبری رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب «ذَيْلُ الْمُذَيَّلِ» کا اختصار «اَلْمُنْتَخَبُ مِنْ ذَيْلِ الْمُذَيَّلِ» کے نام سے اسی عریب بن سعد قرطبی نے کیا ہے، لہٰذا اس کتاب میں مذکور باتوں کا کوئی اعتبار نہیں، امام طبری رحمہ اللہ اس سے بری ہیں۔

تاریخ طبری ہر دور میں متداول رہی ہے، ائمہ اہل سنت ہر دور میں موجود رہے ہیں، اگر امام طبری رحمہ اللہ کی تاریخ میں کوئی ایسا ویسا مواد ہوتا، جس سے ثابت ہو کہ امام طبری رافضی ہیں، تو ائمہ اہل سنت ضرور اس بات سے آگاہ کرتے، انہوں نے اگر ایسا نہیں کیا، تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھا ہی نہیں، خوامخواہ بعض نے افسانہ بنا دیا ہے۔

دوسرے یہ کہ ہمیں پہلوں کے علم وتقویٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے، وہ لوگ جنھوں نے ہم تک مسلک اہل سنت پہنچایا ہے، وہ بہتر جانتے ہیں کہ ان کے دور میں کون اہل سنت کے عقائد پر تھا اور کون اہل سنت سے ہٹا ہوا، وہ اگر کسی کو اہل سنت میں شمار کرتے ہیں، تو خوب چھان پھٹک کے بعد کرتے ہیں، سو ہمیں یہ حق نہیں کہ بلا دلیل پہلوں سے اختلاف کرنے بیٹھ جائیں، ہمیں صرف یہ چاہیے کہ ان سے علم لیں اور آگے پھیلاتے رہیں۔

رہی بات تاریخ طبری وغیرہ میں ضعیف ومن گھڑت روایات کی، تو یاد رہے کہ محدثین روایات کی سندیں ذکر کر کے بری الذمہ ہو گئے ہیں، اب بعد والوں کو چاہیے کہ خود ہی سندوں کی پرکھ اصول محدثین پر کریں، نہ کہ سندیں بیان کرنے والوں کو کوستے رہ جائیں، محدثین کا اپنی کتابوں میں سندیں ذکر کرنا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے، ہمیں اپنے محسنین کی کوششوں کو قدر کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ اگر وہ سندیں ذکر نہ کرتے، تو صحیح وسقیم کی تمیز ممکن نہ تھی۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں باسند روایتیں ذکر کر کے ہمیں باخبر کر دیا ہے کہ اس قسم کی روایات کس قماش کے لوگوں کی بیان کردہ ہیں، لہٰذا ان سے محتاط رہیں۔

## شیوخ کرام:

امام طبری رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے بہت سارے علاقوں کا سفر کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے محمد بن عبدالملک بن ابوشوارب، اسماعیل بن موسیٰ سُدّی، اسحاق بن ابو اسرائیل، احمد بن منیع، ابو کریب محمد بن علا، ہناد بن السری، ابو ہمام سکونی، محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی، محمد بن بشار بندار، محمد بن مثنیٰ، حسن بن عرفہ، مہنا بن یحییٰ، علی بن سہل رملی، بشر بن معاذ عقدی، عمرو بن علی فلاس، زبیر بن بکار اور احمد بن سریج رازی رحمہم اللہ وغیرہم سے علم حاصل کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



## تلامذہ عظام:

امام طبرانی، احمد بن کامل القاضی، ابوبکر شافعی، امام ابو احمد بن عدی رحمہم اللہ سمیت کئی اہل علم نے آپ سے اکتسابِ علم کیا۔

## تصانیف:

امام طبری رحمہ اللہ کی مشہور تصانیف میں سے «جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ» ہے، جو تفسیر طبری کے نام سے معروف ہے۔ اس کے علاوہ تَارِيخُ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ، تَهْذِيبُ الْآثَارِ، التَّبْصِيرُ فِي مَعَالِمِ الدِّينِ اور صَرِيحُ السُّنَّةِ سمیت کئی مایہ ناز تصانیف ہیں۔

## وفات حسرت آیات:

آپ رحمہ اللہ کی وفات 310ھ میں ہوئی۔

❀ امام رحمہ اللہ کے شاگرد احمد بن کامل قاضی رحمہ اللہ (۳۵۰ھ) آپ رحمہ اللہ کے جنازہ کے احوال بیان کرتے ہیں:

اِجْتَمَعَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يُحْصِيهِمْ عَدَدًا إِلَّا اللّٰهُ.

”آپ رحمہ اللہ کے جنازہ میں شریک افراد کو اللہ کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔“

علامہ یاقوت حموی رحمہ اللہ نے بعض نامعلوم لوگوں سے ذکر کیا ہے کہ امام رحمہ اللہ کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا۔ یہ بے سند بات ہے۔

# تفسیر طبری

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com



سنی امام و مفسر ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) کی تفسیر کا نام «جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ» ہے، جو ''تفسیر طبری'' کے نام سے معروف ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر کے حوالہ سے یہ عظیم سرمایہ ہے۔

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّفْسِيرُ، لَمْ يُصَنِّفْ أَحَدٌ مِّثْلَهُ .

''اس جیسی تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔''

(تاریخ بغداد: 163/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

تَفْسِيرُ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ، وَهُوَ مِنْ أَجَلِّ التَّفَاسِيرِ وَأَعْظَمِهَا قَدْرًا .

''تفسیر طبری ایک جلیل قدر اور عظیم المرتبت تفسیر ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 361/13)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا التَّفَاسِيرُ الَّتِي فِي أَيْدِي النَّاسِ فَأَصَحُّهَا : تَفْسِيرُ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ فَإِنَّهُ يَذْكُرُ مَقَالَاتِ السَّلَفِ بِالْأَسَانِيدِ الثَّابِتَةِ وَلَيْسَ فِيهِ بِدْعَةٌ .

''تمام تفاسیر میں سے صحیح ترین تفسیر، محمد بن جریر طبری کی تفسیر ہے۔ آپ متقدمین مفسرین کے تفسیری اقوال صحیح سندوں سے ذکر کرتے ہیں۔ یہ تفسیر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com


**بدعی نظریات سے پاک ہے۔‘‘**

(الفتاویٰ الکبریٰ: 84/5، مجموع الفتاویٰ: 385/13)

❁ **مزید فرماتے ہیں:**

التَّفَاسِيرُ الْمَأْثُورَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، مِثْلُ تَفْسِيرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرِ الطَّبَرِيِّ.

**’’نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین عظام سے منقول و ماثور تفاسیر جیسے محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی تفسیر۔‘‘**

(دَرء تعارض العَقل والنّقل: 21/2)

❁ **مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (۵۴۱ھ) فرماتے ہیں:**

ثُمَّ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيرِ الطَّبَرِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، جَمَعَ عَلَى النَّاسِ أَشْتَاتَ التَّفْسِيرِ، وَقَرَّبَ الْبَعِيدَ وَشَفٰى فِي الْإِسْنَادِ.

**’’امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ نے لوگوں کے لیے تفسیری موتی چنے، دور پڑے علمی خزینے کو قریب کر دیا اور سند کا اہتمام کیا۔‘‘**

(تفسیر ابن عطیّة: 31/1)

❁ **حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:**

رَوَى الْكَثِيرَ عَنِ الْجَمِّ الْغَفِيرِ، وَرَحَلَ إِلَى الْآفَاقِ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ، وَصَنَّفَ التَّارِيخَ الْحَافِلَ، وَلَهُ التَّفْسِيرُ الْكَامِلُ الَّذِي لَا يُوجَدُ لَهُ نَظِيرٌ، وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْمُصَنَّفَاتِ النَّافِعَةِ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ.

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com



''امام طبری رحمہ اللہ نے شیوخ واساتذہ کے ایک جم غفیر سے کسبِ فیض کیا، طلبِ حدیث میں کئی اسفار کیے، ضخیم تاریخی کتاب تصنیف کی، نیز آپ رحمہ اللہ نے ایک بے مثال تفسیر بھی لکھی۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی اصول وفروع میں بہت سی مفید تصانیف ہیں۔''

(البِداية والنّهاية :165/11)

❀ امام طبری رحمہ اللہ کے شاگرد عبد اللہ بن احمد بن جعفر ابو محمد فرغانی رحمہ اللہ (۳۶۲ھ) فرماتے ہیں:

تَمَّ مِنْ كُتُبِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيرٍ كَتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَجَوَّدَهُ، وَبَيَّنَ فِيهِ أَحْكَامَهُ، وَنَاسِخَهُ وَمَنْسُوخَهُ، وَمُشْكِلَهُ وَغَرِيبَهُ، وَمَعَانِيهِ، وَاخْتِلَافَ أَهْلِ التَّأْوِيلِ وَالْعُلَمَاءِ فِي أَحْكَامِهِ وَتَأْوِيلِهِ، وَالصَّحِيحَ لَدَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَإِعْرَابَ حُرُوفِهِ، وَالْكَلَامَ عَلَى الْمُلْحِدِينَ فِيهِ، وَالْقِصَصَ وَأَخْبَارَ الْأُمَّةِ، وَالْقِيَامَةَ، وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا حَوَاهُ مِنَ الْحِكَمِ وَالْعَجَائِبِ، كَلِمَةً كَلِمَةً، وَآيَةً آيَةً، مِنَ الِاسْتِعَاذَةِ إِلٰى أَبِي جَادَ، فَلَوِ ادَّعٰى عَالِمٌ أَنْ يُصَنِّفَ مِنْهُ عَشْرَةَ كُتُبٍ، كُلُّ كِتَابٍ مِّنْهَا يَحْتَوِي عَلٰى عِلْمٍ مُّفْرَدٍ عَجِيبٍ مُسْتَقْصًى لَّفَعَلَ.

''امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی کتب میں سے ایک تفسیر القرآن مکمل ہے، آپ رحمہ اللہ نے اس میں عمدگی کا مظاہرہ کیا، احکامات، ناسخ ومنسوخ، مشکل

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



وغریب، معانی ومفاہیم، علماء ومفسرین کے احکام اور تفسیری اختلافات، راجح اقوال، اعراب پر بحث، ملحدین پر ردود، سابقہ امتوں کے قصص، امت محمدیہ کے احوال، قیامت کے مناظر اور دیگر حکمتیں اور لطائف پر لفظ لفظ اور آیت آیت کر کے شروع سے آخر تک سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اگر کوئی عالم اس سے دس ایسی کتابیں تصنیف کرنا چاہے کہ جس میں سے ہر کتاب ایک علیحدہ، انوکھے اور تحقیقی فن کو محیط ہو، تو ایسا بعید نہیں۔"

(تاريخ ابن عَساكر : 196/52، طَبَقات المُفسرين للدّاوودي : 114/2، وسندهٗ حسنٌ)

❁ علامہ ابوالحسن علی بن یوسف قفطی رحمہ اللہ (۶۴۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلْعَالِمُ الْكَامِلُ الْفَقِيهُ الْمُقْرِئُ النَّحْوِيُّ اللُّغَوِيُّ الْحَافِظُ الْأَخْبَارِيُّ جَامِعُ الْعُلُومِ، لَمْ يُرَ فِي فُنُونِهِ مِثْلُهٗ، سَمِعَ بِبَلَدِهٖ وَبِلَادِ الْأَعَاجِمِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ وَالْحِجَازِ الْجَمَّ الْغَفِيرَ، وَاسْتَوْطَنَ بَغْدَادَ، وَصَنَّفَ التَّصَانِيفَ الْكِبَارَ؛ مِنْهَا تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ الَّذِي لَمْ يُرَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَلَا أَكْثَرُ فَوَائِدَ، وَكِتَابُ التَّارِيخِ، وَهُوَ أَجَلُّ كِتَابٍ فِي بَابِهٖ.

"امام طبری رحمہ اللہ عالم کامل، فقیہ، مقری، نحوی، لغوی، حافظ حدیث، مؤرخ اور ہرفن مولا تھے۔ آپ کی شان کو کوئی نہیں پہنچ سکا، اپنے علاقے کے علاوہ عجم کے علاقے، عراق، شام، مصر اور حجاز وغیرہ میں ایک جم غفیر سے استفادہ کیا۔ بغداد میں مستقل رہائش اختیار کی، کئی بڑی تصانیف لکھیں، جن میں تفسیر القرآن، جس سے بڑی اور مفید کتاب چشم فلک نے نہیں دیکھی اور تاریخ کے موضوع پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com



کتاب، جو اپنے میدان میں شہ کار کی حیثیت رکھتی ہے، شامل ہیں۔‘‘

(إنباه الرُّواة على أنباه النّحاة: 89/3)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِينَ اعْتَنُوا بِجَمْعِ التَّفْسِيرِ مِنْ طَبْقَةِ الْأَئِمَّةِ السِّتَّةِ أَبُو جَعْفَرِ ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ وَيَلِيهِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النِّيسَابُورِيُّ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حَاتِمِ بْنِ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ وَمِنْ طَبَقَةِ شُيُوخِهِمْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ نَصْرِ الْكَشِّيِّ فَهٰذِهِ التَّفَاسِيرُ الْأَرْبَعَةُ قَلَّ أَنْ يَّشِذَّ عَنْهَا شَيْءٌ مِنَ التَّفْسِيرِ الْمَرْفُوعِ وَالْمَوْقُوفِ عَلَى الصَّحَابَةِ وَالْمَقْطُوعِ عَنِ التَّابِعِينَ، وَقَدْ أَضَافَ الطَّبَرِيُّ إِلَى النَّقْلِ الْمَسْتَوْعَبِ أَشْيَاءً لَّمْ يُشَارِكُوهُ فِيهَا كَاسْتِيعَابِ الْقِرَاءَ اتِ وَالْإِعْرَابِ وَالْكَلَامِ فِي أَكْثَرِ الْآيَاتِ عَلَى الْمَعَانِي وَالتَّصَدِّي لِتَرْجِيحِ بَعْضِ الْأَقْوَالِ عَلٰى بَعْضٍ، وَكُلُّ مَنْ صَنَّفَ بَعْدَهٗ لَمْ يَجْتَمِعْ لَهٗ مَا اجْتَمَعَ فِيهِ؛ لِأَنَّهٗ فِي هٰذِهِ الْأُمُورِ فِي مَرْتَبَةٍ مُّتَقَارِبَةٍ وَغَيْرُهٗ يَغْلِبُ عَلَيْهِ فَنٌّ مِّنَ الْفُنُونِ فَيَمْتَازُ فِيهِ وَيَقْصُرُ فِي غَيْرِهٖ.

’’چھٹے طبقے کے ائمہ میں سے جنھوں نے تفسیر قرآن کا بیڑا اٹھایا ہے، ان میں امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ ان کے بعد امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشا پوری، ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم بن ادریس رازی رحمہما اللہ اور ان کے

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com



شیوخ کے طبقہ میں عبد بن حمید بن نصر کشی رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔ ان چاروں تفاسیر سے شاید ہی کسی آیت کی مرفوع، موقوف یا مقطوع تفسیر چوک گئی ہو۔ روایات نقل کرنے میں امام طبری رحمہ اللہ نے دوسروں کی بہ نسبت کچھ اضافہ کیا ہے۔ قرائتوں، اعراب، آیات کے معانی میں بحث اور اقوال میں راجح و مرجوح کا فرق کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ بعد والوں میں کوئی بھی وہ کچھ جمع نہ کر سکا، جو آپ رحمہ اللہ نے جمع کر دیا ہے، کیوں کہ آپ رحمہ اللہ ان فنون میں ایک عالی المرتبت تھے، بعد والوں پر دوسرے فنون غالب آ گئے، لہٰذا آپ اس فن میں ممتاز رہے اور دوسرے فنون میں قاصر رہ گئے۔''

(العُجاب في بَيان الأسباب :203/1)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

لَهُ التَّصَانِيفُ الْعَظِيمَةُ مِنْهَا تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ وَهُوَ أَجَلُّ التَّفَاسِيرِ لَمْ يُؤَلَّفْ مِثْلُهُ كَمَا ذَكَرَهُ الْعُلَمَاءُ قَاطِبَةً، مِنْهُمُ النَّوَوِيُّ فِي تَهْذِيبِهٖ وَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ جَمَعَ فِيهِ بَيْنَ الرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَلَمْ يُشَارِكْهُ فِي ذٰلِكَ أَحَدٌ لَّا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ.

''امام طبری رحمہ اللہ کی بہت ہی عظیم الشان تصانیف ہیں، جن میں تفسیر القرآن بھی شامل ہے۔ یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے، جیسا کہ تمام علمائے کرام نے کہا ہے، جن میں حافظ نووی رحمہ اللہ بھی ہیں، آپ نے یہ بات اپنی کتاب 'تہذیب الاسماء و اللغات' میں ذکر کی ہے، کیونکہ امام طبری رحمہ اللہ نے اس تفسیر میں روایت و درایت کو جمع کر دیا ہے، ایسا کام آپ سے پہلے کوئی کر سکا، نہ آپ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com



کے بعد ہی کوئی کر سکا۔‘‘

(طَبَقات المُفسرين، ص 96)

❁ مزید فرماتے ہیں:

...... بَعْدَهُم ابْنُ جَرِيرِ الطَّبَرِيُّ وَكِتَابُهُ أَجَلُّ التَّفَاسِيرِ وَأَعْظَمُهَا، ثُمَّ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَأَبُو الشَّيْخِ بْنُ حَيَّانَ وَابْنُ الْمُنْذِرِ فِي آخَرِينَ وَكُلُّهَا مُسْنَدَةٌ إِلَى الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَأَتْبَاعِهِمْ وَلَيْسَ فِيهَا غَيْرَ ذَالِكَ إِلَّا ابْنُ جَرِيرٍ فَإِنَّهُ يَتَعَرَّضُ لِتَوْجِيهِ الْأَقْوَالِ وَتَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ وَالْإِعْرَابِ وَالِاسْتِنْبَاطِ فَهُوَ يَفُوقُهَا بِذَالِكَ.

’’ان کے بعد محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ آئے، آپ کی کتاب سب سے بہترین اور عظیم المرتبت تفسیر ہے۔ پھر امام ابن ابی حاتم، ابن ماجہ، حاکم، ابن مردویہ، ابو الشیخ ابن حیان اور ابن منذر رحمہم اللہ آئے۔ ان سب مفسرین نے اپنی تفاسیر میں موقوفات، مقطوعات اور تبع تابعین کے اقوال کا اہتمام کیا ہے، لیکن امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں ان اقوال کی توجیہ و ترجیح، اعراب پر گفتگو اور فقہی استنباط کا اہتمام بھی کیا ہے۔ یوں ان کی تفسیر دوسروں سے زیادہ مفید ہے۔‘‘

(الإتقان في علوم القرآن : 242/4)

❁ مزید فرماتے ہیں:

إِنْ قُلْتَ : فَأَيُّ التَّفَاسِيرِ تُرْشِدُ إِلَيْهِ وَتَأْمُرُ النَّاظِرَ أَنْ يُعَوِّلَ عَلَيْهِ؟

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com



قُلْتُ : تَفْسِيرُ الْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ الَّذِي أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ الْمُعْتَبَرُونَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يُؤَلَّفْ فِي التَّفْسِيرِ مِثْلُهٗ .

''اگر آپ پوچھیں کہ کون سی تفسیر سب سے زیادہ راہنما اور قابل اعتماد ہے؟ میرا جواب ہوگا کہ امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی تفسیر، کہ جس کے بے مثال و بے نظیر ہونے پر معتمد علمائے کرام کا اجماع ہے۔''

(الإتقان في علوم القرآن : 244/4)

❁❁❁❁❁❁❁

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''